فیض احمد فیضؔ

(1984 – 1911)

فیض احمد نام، فیضؔ تخلص تھا۔ سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چرچ مشن اسکول، سیالکوٹ سے حاصل کی۔ انگریزی میں ایم۔اے کرنے کے بعد کالج میں لیکچرر ہو گئے۔ فیضؔ کا انتقال لاہور میں ہوا۔

فیضؔ نے غزل کی کلاسیکی روایت سے استفادہ کیا اور اسے انقلابی فکر سے ہم آہنگ کر کے ایک بالکل نیا رنگ پیدا کیا۔ ترقّی پسند شاعروں میں فیضؔ غزل اور نظم دونوں کے مقبول شاعر ہیں۔ اپنی انقلابی سرگرمیوں کی وجہ سے انھیں کئی بار جیل بھی جانا پڑا۔ انھوں نے جلاوطنی کی زندگی بھی گزاری۔ حق و انصاف کے لیے وہ برابر آواز اُٹھاتے رہے۔ ان کی شاعری میں دردمندی، دل آویزی اور تاثیر ہے۔ ان کے کلام کے ترجمے مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ ان کے شعری مجموعے 'نقشِ فریادی'، 'دستِ صبا'، 'زنداں نامہ'، 'دستِ تہِ سنگ'، 'سرِ وادیٔ سینا'، 'شامِ شہرِ یاراں'، 'مِرے دل مِرے مسافر' ہیں۔ ان کا کلّیات 'نسخہ ہائے وفا' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ نثر میں 'میزان'، 'رہ و رسمِ آشنائی' اور 'صلیبیں مرے دریچے میں' ان کی معروف کتابیں ہیں۔

غزل

گُلوں میں رنگ بھرے بادِ نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گُلشن کا کاروبار چلے

قفس اُداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو
کہیں تو بہرِ خدا آج ذکرِ یار چلے

بڑا ہے درد کا رشتہ، یہ دل غریب سہی
تمھارے نام پہ آئیں گے، غمگسار چلے

جو ہم پہ گُزری سو گُزری مگر شبِ ہجراں
ہمارے اشک تِری عاقبت سنوار چلے

مقام، فیضؔ، کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سُوئے دار چلے

فیض احمد فیضؔ

سوالوں کے جواب لکھیے

1. گُلشن کا کاروبار چلنے سے کیا مراد ہے؟
2. قفس کی اُداسی کی وجہ کیا ہے؟
3. درج ذیل شعر کا مفہوم لکھیے:

جو ہم پہ گُزری سو گُزری مگر شبِ ہجراں
ہمارے اشک تری عاقبت سنوار چلے

4. ''جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے'' اس مصرعے میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟